بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّ مَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِينَ ط (جزء ۴، رکوع ۵)

یہ سمجھانا ہے لوگوں کو اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے واسطے

الحمد للہ منة

مکتوب

مولفہ

حضرت بندگی میاں امین محمد رضی اللہ عنہ (صحابی مہدیِ موعودؑ)

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد، دکن

باردوم ۱۴۱۴ھ ہجری

مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمدؓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دینِ مہدیؑ یعنی خداطلبی کوقبول کرنے والے برادروں خدا کے محبوب محمدﷺ کی خداطلبی کی راہ پر چلنے والوں پر واضح ہو کہ جب مومنین (مصدقان مہدیؑ) خداطلبی کی باتیں گوش وجان سے سنیں اور ہوش دل سے فکر کریں اور خداطلبی کی راہ پر چلیں تو اس کے بعد فرمانِ خدا العلکم ترحمون (تاکہ تم رحم کئے جاؤ) کے مستحق بنیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا مردار ہے اوراس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں برا کتا وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر۔ اللہ کے واسطے آپ خود انصاف فرمائیے کہ جب آپ کتوں کو اپنے بستر پر نہیں بٹھاتے تو اللہ تعالیٰ جو بڑی حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے پس دنیا کے طالب کو اپنی جنت میں کس طرح داخل کریگا؟ معاذ اللہ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰﷺ نے طالب دنیا کو کتا فرمایا ہے پس کتے کی جگہ دروازہ کے باہر ہوگی اور گوہ گو بر نجاست وغیرہ ڈالنے کی جگہ ہوگی۔ نعوذ باللہ منہا مومن (مقبل مومن) کتا نہ ہوگا بلکہ شیر ہوگا اور کوئی شیر نہ تو مردار کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے اور نہ مردار کے پاس بیٹھتا ہے (شہ رگ سے زیادہ نزدیک رہنے والے) حق تعالیٰ سے دوری تعجب ہے اسی دوری کی وجہ دنیا مردار لوگوں کے گلے کا ہار بن گئی لیکن لوگ بے خوفی سے خود کو شیر کہلاتے ہیں ان پر افسوس ہے منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں۔

کمینی ہمت کا کتا ہڈی طلب کرتا ہے۔ شیر کا پنجہ مغز جان طلب کرتا ہے۔ کتا جب مردار پاتا ہے تو سمجھتا ہے جان ملی۔ گدھا جب گھاس پاتا ہے تو زعفران سمجھتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی کو قید خانہ میں خوشی ہوتی ہے؟ مگر اسی کو جس نے دنیا کو قید خانہ نہ جانا۔ وہ مومن نہیں (مہدوی نہیں) بھلا کوئی شخص قید خانہ میں گھر اور سامان مہیا کرتا ہے اور خوشحال رہتا ہے اور محظوظ ہوتا ہے سچ تو یہ ہے کہ کوئی قیدی جب تک قید سے نہ چھوٹے بےغم نہیں رہتا۔ پس جب دنیا قید خانہ ہے تو سب لوگ قیدی ہوئے جب تک کہ قید خانہ میں رہیں دردوغم اور ماتم میں رہیں اور اس دنیا کے قید خانہ کو جنت نہ سمجھیں چونکہ یہ دنیا مومنوں کی (مصدقانِ مہدیؑ) کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتی لہذا وہ اس دنیا کو آنکھ اٹھا کر کیوں دیکھنے لگے؟ دنیا امتحان کا گھر ہے اور آخرت آرزو کا ٹھکانہ ہم طالبان مولیٰ دنیا اور آخرت کی ساری تحصیل کو ایک جَو دے کر بھی نہیں لیتے۔ دنیا کے طالب دنیا پر مغرور ہیں اور آخرت کے طالب آخرت کے فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں ہم طالبانِ مولیٰ دنیا اور آخرت دونوں کی طلب سے فارغ ہیں آخر طالبانِ آخرت آخرت کو بہشت اور اس دنیا کو دوزخ کہتے ہیں پس جس میں نورِ ایمان ہو وہ اس دنیا کو دوزخ دیکھتا ہے پس وہ دوزخ میں کیونکر رہے۔ اگر تم جانو یقین کا جاننا (تم غافل نہ رہو ورنہ) تم ضرور دوزخ دیکھو گے۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ طالبانِ دنیا کے دل میں نورِ ایمان نہیں اگر ان میں نورِ ایمان ہوتا تو اس مردار دنیا کو عین دوزخ دیکھتے اور اس میں آلودہ نہ ہوتے اور جو شخص دنیا میں آلودہ ہوا تو دنیا اس کو بہت خوبصورت نظر آئی اور دل میں جانا کہ دنیا بہت اچھی ہے پس جو شخص (دُنیا کافر کے لئے جنت ہے) کی رو سے علی التحقیق کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زین

الذین ۔عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی یعنی جس کسی کو دنیا اچھی اور آراستہ نظر آئی وہ کافر ہے۔

دنیا کس شمار میں جو اس پر ناز کرتا ہے
کبھی تیرا مضحکہ اڑاتی ہے اور کبھی طعن کرتی ہے
وہ تو دغا باز بوڑھی ہے اس کے ساتھ مت کھیل
میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کھیلتے کھیلتے تجھ کو بے دین نہ کردے

عزیزو ! اس بڑھیا کو بری اور بدصورت دیکھنےاوراس میں آلودہ نہ ہونے کے لئے دل کی آنکھ چاہیئے جب تک کہ نورِدل حاصل نہ ہواس ڈائن کو کیسے سمجھ سکتا ہے اگر نورِدل حاصل ہوتو اس ڈائن کی اصلیت سے واقف ہوا۔اندھا آنکھ کی روشنی کے بغیر کیا دیکھے اور کیا جانے اور جب تو ملکِ دنیا کو کھوکلا دیکھے تو اس کی حکومت پسند نہ کرے۔اگر تو ترک لذت کو لذت جانے تو نفسانی لذتوں کو لذت نہ جانے۔مومنوں نے (مصدقانِ مہدیؑ نے) فانی لذت کو ترک کر کے باقی لذت پائی ہے کہ باقی لذت کے بدلے دنیا اور آخرت دونوں کو نہیں لیتے لیکن اُس پر افسوس کہ جس نے باقی لذت نہ پائی۔جو کیڑا گیھوں میں رہتا ہے اس کو زمین و آسمان کی کیا خبر ہے۔

جو کیڑا گیھوں کے دانہ میں پوشیدہ ہے
اس کے لئے زمین و آسمان وہی گیہوں کا دانہ ہے

عزیزو ! اس تنگ حوصلہ عالم سے نکل جاؤ اور عالم فراخ میں قدم رکھو اس وقت جانو کہ تم خود سچ کہتے ہو کہ آخرت بہتر اور باقی ہے اور دنیا بدتر و فانی ہے۔حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص زمین و آسمان کے عجائبات سے باہر نہ ہوا جو پیدا نہ ہوا دوبار جب تک کہ اس عالم سے باہر نہ ہو عالم باقی کو نہ پہنچے۔

اے وہ شخص جو مخلوق کی گڑبڑ سے الگ نہ ہوا

افسوس ہے اس پر اور اس پر افسوس ہے اس پر جو مخلوق سے دل لگا یا فقیر کے ہاتھ میں نقدوقت کے سوا دوسری چیز نہیں اگر فقیر اس نقدوقت کو بھی کھودیا تو اس پر افسوس ہے۔

عزیزو! مومن (مقبل مومن) وہ ہے جو خدا کے ساتھ رہے خدا کی یاد میں رہے۔

اے سعدی اگر یار کا وصال میسر نہیں ہوتا ہے تو کم از کم دوست کی یاد میں عمر صرف کریں۔

پس جو شخص غیرِ خدا میں مشغول ہے اپنی عمر ضائع کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا۔اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اپنی عمر کس کام میں صرف کیا (تو کیا جواب دیگا) ہشیار رہنا چاہیئے یا دوست کے ساتھ یا دوست کے ذکر میں بسر کرنا چاہیئے ہاں یعنی دوست کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے ۔اور غیر خدا سے رخ پھیر کر خدا کی طرف رخ کرنا چاہیئے ۔

افسوس عزیزو! یہ خدا طلبی کی باتیں خدا کے طالبوں اور دردمندوں سے کہنے اور سننے کے لائق ہیں سنگدلوں تنگدستوں سیہ رویوں اور مردارخواروں سے کہنے سننے کے لائق نہیں بلکہ ان مردارخواروں سے تو کوئی غرض نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوڑ دینا ان کو کہ کھالیں اور نفع اٹھالیں اور ان کو غافل کئے رہے۔ امید پھر آگے ان کو معلوم ہو ہی جائے گا۔ حق تعالیٰ نے تو مردارخواروں کے حق میں یہ فرمایا ہے۔ گل معرفت اور شراب عشق کی قدر اس کے پینے والے جانتے ہیں سنگدل اور تنگدست کیا جانیں شراب عشق ومحبت سے بے خبر اپنی بے خبری پر ہی مغرور ہیں جو بھید اس سینہ میں ہے اللہ کے متوالے جانتے ہیں۔ عزیزو! افسوس افسوس مردہ دل اور تاریک دل دنیا سے پیوست ہو گئے اور وائے ہزار افسوس کس قدر زاری کرنی چاہیئے اور اپنے سیاہ وخجل رخ کو کیسے دکھلائیں اور اپنے احوال کی اطلاع کیوں کر دیں عزیزو! مردارخواروں کی صحبت میں نہیں بیٹھنا چاہیئے تا کہ ان کی تاریکی تمہارے دل میں اثر نہ کرے اور دل کو تاریک و پلید نہ بنائے۔ اور ان سے بھاگنا چاہیئے اور اس آیت کو سمجھنا چاہیئے ففروا الی اللہ۔ یعنی بھاگو تم اللہ کی طرف اور بندگی حضرت شاہ محمد مہدیِ موعودؑ اور عاشقان سرمست کے لئے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص (تارک دنیا طالب مولیٰ) غیر اللہ کی طرف توجہ کرے یا مخلوق کے دروازہ پر (منفعت کیلئے) جائے وہ ہماری آن سے نہیں۔ یہاں تک ہے مکتوب کا مضمون۔

وہ ہماری آن سے نہیں، وہ ہماری آن سے نہیں

مترجم

راقم فقیر حقیر ابو رشید خدا بخش رشدیؔ اسحاقی مہدوی

المرقوم ۱۴/ ماہ محرم الحرام ۱۳۹۴ ہجری

بروز جمعہ